



سوال

(111) شوہر پر بیوی کا حق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوئی ہے جو مجھ سے بیس سال بڑا ہے۔ لیکن عمر کا یہ فرق میرے لیے کبھی بھی مسئلہ نہیں رہا۔ میں اس فرق کو ذرا بھی اہمیت نہیں دیتی اگر اس کا معاملہ میرے ساتھ بہتر ہوتا۔ اس نے میرے نان نفقہ میں کبھی کمی نہیں کی بلکہ میرے اوپر خوب پیسے خرچ کرتا ہے اور کبھی میرے ساتھ جھگڑتا نہیں۔ لیکن ان کے علاوہ اور چیزیں بھی تو ہیں جن کی مجھے ضرورت ہے۔ دو ٹیٹھے بول کے لیے میرے کان ترس گئے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان جو جذباتی لگاؤ اور محبت ہوتی ہے وہ جذباتیت لے سکے اندر مفقود ہے۔ اس کا معاملہ میرے ساتھ نہایت سرد اور ہر طرح کی گرم جوشی سے خالی ہے۔ وہ مجھے صرف کھانا پکانے یا سچے پیدا کرنے کی مشین سمجھتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ اس سے اس بات کی شکایت کی تو اس نے جواب دیا کہ کیا میں نے تمہارے نان نفقہ میں کبھی کوئی کمی کی؟

میں پوچھتی ہوں کہ کیا اسلامی شریعت کی رو سے میرا حق صرف نان نفقہ تک محدود ہے؟ کیا میرا حق نہیں کہ وہ میرے ساتھ محبت اور گرم جوشی کا مظاہرہ کرے۔ مجھ سے ٹیٹھی گفتگو کرے؟ اور میری نفسیاتی ضرورتوں کو پورا کرے؟ مجھے یقین ہے کہ یہ میرا حق ہے؟ کیا میرا یقین صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا خیال سو فی صد درست ہے۔ کیوں کہ اسلامی شریعت نے شوہروں پر جہاں یہ واجب کیا ہے کہ بیویوں کی مادی ضروریات معروف طریقے سے پوری کریں وہیں نفسیاتی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی تاکید کی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو اس نفسیاتی سکون اور محبت والفت کو عورتوں کی تخلیق کا مقصد بتایا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً... ۲۱ ... سورة الروم

”اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم میں سے ہی تمہارے لیے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و رحمت کے بیج بولے“

اس آیت کے مطابق شادی شدہ زندگی کے اغراض و مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ دونوں کے درمیان محبت والفت اور نفسیاتی سکون کی فضا قائم ہو۔ اگر شادی شدہ زندگی میں یہ نفسیاتی اور جذباتی عنصر مفقود ہو تو یہ وہ شادی نہیں جس کی طرف قرآن نے دعوت دی ہے:

وَعَاشِرُونَ بِالنَّعْرِفِ ... سورة النساء ۱۹



”اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو“

اس آیت کی رو سے وہ شوہر حضرات زبردست غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کو نان نفقہ دے کر اس کے کھانے کپڑے کا انتظام کر کے حق زوجیت سے آزاد ہو گئے۔ وہ یہ بھول رہے ہیں کہ بیوی کو کھانے، کپڑے کے علاوہ بھی کچھ چاہیے۔ اس کے لیے جتنا کھانا، کپڑا ضروری ہے اتنا ہی محبت، مسکراہٹ، پھیر پھار اور جنسی تعلقات اس کے لیے ضروری ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ اس نفسیاتی اور جذباتی پہلو کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ذیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

روایتوں میں ہے کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلخ کلامی کرتی تھیں۔ ایسے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضبط سے کام لیتے تھے اور اس تلخ کلامی کا جواب محبت سے دیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مذاق بھی فرماتے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی عقل کے لحاظ سے برتاؤ کرتے تھے۔ ان کے ساتھ تفریح بھی کرتے تھے۔ روایتوں میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑ بھی لگائی ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:

”إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْبِغْضِي الْجَوَازِ“

”اللہ ان سے نفرت کرتا ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے نہایت سخت اور اپنے آپ میں متکبر ہوں (سببی، بگھارتے ہوں)“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے لیے سب سے بہترین مثال ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر پیغمبرانہ اور سیاسی ذمہ داریوں کے باوجود اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی بیویوں کی جذباتی اور نفسیاتی ضرورتوں کا خیال رکھا۔ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ سلوک حسن معاشرت اور حسن خلق پر مبنی ہوتا تھا۔ انصار کی لڑکیاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کھیلنے کے لیے آیا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی انہیں ان کے ساتھ کھیلنے سے منع نہیں فرمایا یہ شرط کہ اس میں کوئی قابل گرفت بات نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برتن میں جس جگہ پیتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا ہونٹ وہاں رکھتے اور پانی پیتے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھتے۔ ان کی گود میں سر رکھ کر آرام کرتے۔ جب کچھ حبشی مسجد نبوی کے سامنے اپنے کرتب دکھا رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کھیل دکھایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کا سہارا لے لے ہوئے تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

”خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَيْلَةٍ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَيْلَةٍ“ (زاد المعارج 1 ص 78-79)

”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں“

عصر کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے جاتے اور رات میں اس بیوی کے پاس قیام کرتے جس کی باری ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس میں غفلت نہیں برتی۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کچھ خاص خیال رکھتے تھے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں وہ سب سے کم سن اور شادی کے وقت کنواری تھیں۔ ظاہر ہے کہ بیوہ مطلقہ عورت کے مقابلے میں انہیں زیادہ التفات کی ضرورت تھی۔

